شورش کاشمیریؒ

نواب زادہ نصراللہ خان

(قلمی چہرہ)

نواب زادہ نصراللہ خان کا تخلص تو ناصر ہے اور فارسی کے اشعار بھی خوب کہتے ہیں لیکن اپنے ذوق کے لیے 'سنانے یا چھپوانے کے لیے نہیں۔ سیاسیات میں ان کا تخلص حقہ ہے۔ حقے کے بغیر یہ مکمل نہیں ہوتے۔ سفر وحضر میں بھی ان کے غم گسار کا نام حقہ ہے۔ خدا معلوم گرمانی صاحب زیادہ حقئی ہیں یا نواب زادہ۔ بہر حال رہنے والے دونوں ایک ہی ضلع کے ہیں۔ اور معلوم یہ ہوتا ہے کہ مظفر گڑھ کے ضلع میں آم اور حقہ کثرت سے کاشت ہوتے ہیں۔ میر تقی میر نے زندگی بھر پری چہرہ لوگوں کی یاد میں اتنی آہیں نہیں بھری ہوں گی جتنا دھواں نواب زادہ صاحب نے جمہوریت کی یاد میں اُڑایا ہے۔

وضع دار، شریف، متواضع، خلیق، ذہین، مدبر، دُھن کے پکے، قول کے سچے، طبیعت میں درویشی، مزاج میں دور اندیشی، خاندانی اعتبار سے رئیس ابن رئیس لیکن رعونت، نہ تکبر۔ جیسا ملا پہن لیا جو ملا کھا لیا۔ شکایت کسی کی نہیں کرتے ،حکایت بھولتے نہیں، کشتۂ ناز، سراپا نیاز، دل میں گداز، سینہ پرراز، پرانے لباس میں نیا انسان، ٹوپی تحریک خلافت کی یادگار، اچکن مسلم لیگی، کرتا اور شلوار دونوں جاگیر دار، جوتی نوابی، چوری ہو جائے تو دعا دیتے ہیں رہزن کو، ناک کھچا ہوا ،دہن کھلا ہوا، لیکن خطابت کے نزدیک سے نہیں گزرتے، سیاسی تاش میں ترپ کے پتے لگاتے وقت کھلاڑیوں کی ذہانت سے آنکھیں چار کر لیتے ہیں۔

احرار کی پرانی نسبتوں کے باعث خوش مہم، نہ عیب بیں نہ عیب چیں، مغربی پاکستان میں سہروردی کے سب سے زیادہ معتمد، زبان میٹھی، لہجہ شستہ، گالی کے نام ہی سے ناآشنا، فارسی کے رسیا، اردو کے شیدائی، انگریزی میں اُتارو، سواد خط انتہائی خوبصورت، ماتھے پر قصیدے کی تمکنت، آنکھوں میں غزل کا سرور، دل آئینہ، نہ کسی کو مرعوب کرتے، نہ کسی سے مرعوب ہوتے ہیں۔ جاگیرداروں کی ایک بھی روایتی برائی ان میں نہیں، نہ اُس بازار کے مسافر، نہ اُس بازار کے راہی ،شب و روز سیاسیات ہی کا سفر کرتے ہیں۔ خان گڑھ ان کی اور ان کے خاندان کی ''ریاست'' ہے۔ صوبائی اسمبلی کے ممبر وہیں سے منتخب ہوئے تھے' پھر قومی اسمبلی کے رکن بھی اسی حلقۂ انتخاب سے چنے گئے......غرض نواب زادہ نصراللہ خان ہر لحاظ سے ایک مکمل انسان ہیں۔